بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۳ احسان ۱۳۳۶ ہش ۱۳ جون ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ضعف کی شکایت ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۲ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل بھی سارا دن حرارت رہی۔ جو پرسوں کی نسبت کسی قدر زیادہ تھی۔ احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

غلط اور بے بنیاد خبروں کی اشاعت کے خلاف مصر سے لیبیا کا پرزور احتجاج

"مصری اخبارات لیبیا کی پالیسی پر نہایت ناروا طریق پر تبصرہ کرتے رہے ہیں"

طرابلس ۱۲ جون۔ نہر سویز کے بحران کے متعلق لیبیا کی پالیسی اور اس کی روش پر مصری اخبارات جس رنگ میں نکتہ چینی کرتے رہے ہیں لیبیا کی حکومت نے مصر سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اخبارات کا یہ طرزِ عمل نہایت نامناسب ہے۔ اس احتجاج میں اس امر پر بھی سخت ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اخبارات نے شاہ ادریس السنوسی کی طرف منسوب کر کے بعض بالکل بے بنیاد بیانات شائع کئے۔ ایک یا خبر ذریعہ نے اطلاع دی ہے کہ لیبیا کے سابق وزیر اعظم جناب مصطفےٰ ابن حلیم بعض خبروں کی اشاعت پر جن میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مصری عدالت میں متعلقہ اخباروں کے خلاف مقدمہ چلانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں سرکاری ملازموں کی تنخواہوں پر نظر ثانی کا فیصلہ

صوبائی حکومت کو مزید دو کروڑ روپے سالانہ کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ مشرقی پاکستان کی صوبائی حکومت نے صوبائی کابینہ کے ایک طویل اجلاس کے بعد صوبے کے نان گزیٹڈ ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے سے صوبے کے نوے ہزار سے زائد ملازمین پرائمری سکولوں کے ۷۵ ہزار معلمین اور غیر سرکاری ثانوی سکولوں کے تیس ہزار اساتذہ کو فائدہ پہنچے گا۔ اس طرح حکومت کو مزید دو کروڑ روپے سالانہ کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ کابینہ کے ایک اور فیصلہ کے مطابق آئندہ خواتین بھی بلا امتیاز سرکاری ملازمتیں حاصل کر سکیں گی۔

افغانستان سے فضائی معاہدہ

پاکستانی وفد آج کابل پہنچے گا

کراچی ۱۲ جون۔ افغانستان سے فضائی معاہدہ کی بات چیت کرنے کے لئے پاکستانی وفد کے دو رکن آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز کابل پہنچ رہے ہیں۔ وفد کی قیادت شہری ہوا بازی کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ایس این باقر کریں گے۔ دوسرے رکن شہری ہوا بازی کے ڈائرکٹر مسٹر بدر الدین احمد ہیں۔ وفد کے تیسرے رکن وزارت خارجہ کے جائنٹ سکرٹری مسٹر ارشد حسین ہیں جو وزیر اعظم کے ہمراہ کابل گئے تھے۔ وہ ابھی وہیں مقیم ہیں۔

مصری قونصل جنرل بیت المقدس سے چلے گئے

عمان ۱۲ جون۔ بیت المقدس میں مصری قونصل جنرل مسٹر محمد عبد العزیز حکومت اردن کی درخواست پر آج یہاں سے بذریعہ طیارہ مصر روانہ ہو گئے۔ قونصل جنرل پر اردن کے افسروں کو قتل کرنے کی مبینہ سازش میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ اسی سازش کے سلسلہ میں عمان میں مصری فوجی اتاشی میجر فواد جلال کو کل شہر سے نکال دیا گیا تھا۔ قاہرہ میں اردن کے سفیر مسٹر عبد المنعم مصر سے عمان واپس آ گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جرمنی جانے کے لئے ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپکو دلی دعاؤں اور پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان رخصت کیا

ربوہ ۱۱ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جرمنی جانے کی غرض سے آج شام بذریعہ کار لاہور روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مکان کے سامنے جہاں سے آپ نے روانہ ہونا تھا سڑک پر دو رویہ جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں اور پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان رخصت کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ احباب جماعت بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے اس قدر کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے کہ تمام احباب سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے بعد آپ چھ بجے شام کی بجائے پونے ۸ بجے کے قریب روانہ ہو سکے۔ روانگی سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ دعا کے بعد جونہی آپ کی کار حرکت میں آئی، تمام فضا پرجوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے صاحبزادہ صاحب موصوف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص نمائندے کی حیثیت سے مسجد ہیمبرگ کے افتتاح میں شرکت کی غرض سے جرمنی تشریف لے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ یورپ میں جہاں جہاں ہمارے تبلیغی مراکز ہیں ان کا معائنہ بھی فرمائیں گے۔ اور مختلف مقامات پر مساجد کی تعمیر کے لئے سکیمیں بنا کر لائیں گے۔ آپ ۱۳ جون کو لاہور سے بذریعہ تیز گام کراچی روانہ ہوں گے۔ وہاں سے آپ ۱۵ اور ۱۶ جون کی درمیانی رات بذریعہ ہوائی جہاز بیروت جائیں گے۔ اور وہاں سے ۱۹ جون کو جرمنی روانہ ہوں گے۔ احباب ان دنوں خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو بابرکت کرے۔ اور اسے یورپ میں تبلیغ اسلام کے نظام کو اور زیادہ وسیع اور مستحکم بنانے کا موجب بنائے۔ نیز اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۷ء

مسلم عیسائی تعاون کی کمیٹی

(قسط اول)

مسلم عیسائی تعاون کی کمیٹی ایک عارضی ادارہ ہے۔ جو ۱۹۵۴ء میں قائم ہوا اور جس کا مقصد مسلمانوں اور عیسائیوں میں عالمگیر مفاہمت پیدا کرنا ہے حال ہی میں اس کمیٹی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر گارلینڈ ایونس ہاپکنز نے عراق۔ مصر۔ لبنان۔ شام ترکیہ اور ایران کا دورہ کیا ہے اس سیاحت میں انہوں نے اٹلی میں ویٹیکن (پوپ کے شہر) اور جنیوا میں پروٹسٹنٹ کلیساؤں سے بھی اپنے مشن کے متعلق بات چیت کی ہے۔ دورے سے واپسی پر حال ہی میں آپ نے نیویارک میں کمیٹی کے اجلاس میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

"مستقبل کے مورخ موجودہ دور کو خدا پرستوں اور مذہب کے دشمنوں کے درمیان کشمکش کا ایک فیصلہ کن دور قرار دیں گے اگر ہمیں اس جدوجہد میں سرخرو ہو کر نکلنا ہے تو اسلام اور عیسائیت کی قوموں کو متحد ہو جانا چاہیئے میں نے اپنے سفر کے دوران اسلام اور عیسائیت کے جن پیشواؤں سے ملاقات کی۔ ان میں سے بیشتر نے دونوں مذاہب میں اشتراک عمل کی ضرورت کو تسلیم کیا اور اس مقصد کے لئے آمادگی ظاہر کی ہے"

ہماری رائے میں یہ کمیٹی اسلام کی اشاعت کے لئے بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلام کی فتح تو پہلے ہی اس کمیٹی کے قیام ہی میں مضمر ہے اور وہ جیسا کہ مسٹر ہاپکنز نے کہا ہے ان کے اس بیان سے واضح ہوتی ہے کہ "مستقبل کے مورخ موجودہ دور کو خدا پرستوں اور مذہب کے دشمنوں کے درمیان کشمکش کا ایک فیصلہ کن دور قرار دیں گے" اس سے ظاہر ہے کہ اس کمیٹی کی بنیاد خدا پرستی یعنی توحید باری تعالے پر ہے۔ بعض عیسائی فرقوں کا جو تثلیثی اعتقاد ہے۔ اس سے اسے تعلق نہیں ہوگا بلکہ ایسے غلطی خوردہ عیسائی فرقوں کو بھی اس کمیٹی کے ذریعہ متاثر کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ مسلمان اہل علم حضرات حزم واحتیاط سے کام لیں۔ اگر اہل علم حضرات عقلمندی سے کام لیں تو موجودہ عیسائیت جو تثلیث کی علمبردار ہے اس کے شرک اور اسلامی اصول توحید میں جو خلیج ہے اس کو پاٹنا اس عقل و خرد کے زمانہ میں کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس ضمن میں عیسائیت میں اسلامی تعلیمات کی وجہ سے پہلے ہی ایک بڑا انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے:-

"ایک ایسی بات کے پیچھے جو سراب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی عیسائیت نے اصل حقیقت کو گم کر کے رکھ دیا اس نے عقائد کے میدان میں جو کچھ حاصل کیا عمل کے میدان میں اس سے کہیں زیادہ نقصان اٹھایا۔ معجزانہ طور پر اس نے خدا کا بیٹا قرار دے کر مسیح کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ انسانوں کے لئے اسوہ اور نمونہ کا کام دے سکے اگر وہ کسی مخصوص رنگ میں خدا کا اکلوتا بیٹا تھا اور اس کی خدائی میں شریک تھا تو اس کے اور ہمارے درمیان ایک بہت بڑی خلیج حائل کر دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں ہم تعظیم کے طور پر اس کے آگے گردنیں جھکا سکتے ہیں۔ لیکن اس کی پیروی اور نقل نہیں کر سکتے ہم شاید پہلے سے کہیں زیادہ تعظیم و تکریم کے ساتھ اس کے احکام کو سنتے اور اس کے کردار کے حسن و خوبی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے نہیں کہ اس کی اتباع کریں۔ بلکہ اس خیال سے کہ اس کی پرستش اور عبادت کریں

(The Cread of Christendom. Page 117/118)

اہل اسلام کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی کہ عیسائیوں سے تعاون علی البر کیا جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالے نے بھی عیسائیوں کی بعض باتوں کی تعریف فرمائی ہے اور ان سے توحید باری تعالے کی حد تک تعاون ناجائز قرار نہیں دیا۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے:-

ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصارى

(مائدہ آیت ۸۳)

~~اور یقینا~~ تو اہل ایمان سے ان لوگوں کو زیادہ قریب پائیگا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ یعنی عیسائی ہیں۔

قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله

(آل عمران آیت ۶۴)

تو کہدے اے اہل کتاب اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مسلمان اہل علم حضرات نے بھی عیسائیوں کے شرک کو قابل اصلاح تصور کیا ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات میں ایک جگہ فرماتے ہیں:-

عیسائی جو کہتے ہیں۔ ثالث ثلثة۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تین ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالے ایک ہے۔ ذات کے لحاظ سے ایک ہے۔ لیکن صفات کے لحاظ سے تین۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ واحد بالجوهرية ثلثة بالاقنومية یعنی بلحاظ ذات ایک ہے۔ اور بلحاظ صفات تین۔ اقنوم کے معنی صفات کے ہیں اس کا سمجھنا طویل ہے

(مکتوبات حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ صفحہ ۱۹)

مشرقی پاکستان کے احباب کیلئے ضروری اعلان

رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ اور رسالہ "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا جو امتحان ۱۲ر جولائی کو ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے کہ مشرقی پاکستان کے احباب اور ایسا ہی وہ دوسرے دوست جنہیں اردو کی بجائے انگریزی میں جوابات لکھنے میں سہولت ہو وہ امتحان میں اپنے پرچے انگریزی میں لکھ سکتے ہیں۔ جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔

پرنسپل جامعۃ المبشرین

اعلان

داخلہ جامعہ نصرت

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ فارم داخلہ دفتر کالج ہذا سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۵ر جون ۱۹۵۷ء تک پرنسپل کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ کریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ ارسال کئے جائیں۔ انٹرویو ۱۶، ۱۷۔ جون کو ہوگا۔ امیدوار کا حاضر ہونا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

الوہیّتِ مسیحؑ کے حق میں امریکن پادریوں کا سراسر غلط استدلال

عیسائی محقّقین کی طرف سے توحیدِ باری کے اسلامی نظریہ کی تائید

مسیحی رسالہ "مسلم ورلڈ" کے استدلال کا جواب

— مسعود احمد —

۳

ولیم راتھبون کی تنقید

چنانچہ انگلستان کے ولیم راتھبون گریگ (William Rathbone Greg) اپنی کتاب "دنیائے عیسائیت کا اعتقادی سرمایہ" (The Creed of Christendom) میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ایک ایسی بات کے پیچھے جو سراب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی عیسائیت نے اصل حقیقت کو گم کر کے رکھ دیا۔ اس نے عقائد کے میدان میں جو کچھ حاصل کیا عمل کے میدان میں اس سے کہیں زیادہ نقصان اٹھایا۔ معجزانہ طور پر اس نے خدا کا بیٹا قرار دے کر مسیح کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ انسانوں کے لئے اسوہ کا کام دے سکے۔ اگر وہ کسی مخصوص رنگ میں خدا کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اور اس کی خدائی میں شریک تھا۔ تو اس کے اور ہمارے درمیان ایک بہت بڑی خلیج حائل کر دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں ہم تعظیم کے طور پر اس کے آگے گردنیں جھکا سکتے ہیں لیکن اس کی پیروی اور نقل نہیں کر سکتے۔ ہم شاید پہلے سے کہیں زیادہ تعظیم و تکریم کے ساتھ اس کے احکام کو سنتے اور اس کے کردار کے حسن و خوبی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے نہیں کہ اس کی اتباع کریں بلکہ اس خیال سے کہ اس کی پرستش اور عبادت کریں اس کی علوِ مرتبت اس کا حسن و احسان، دوسروں کی بھلائی کے لئے اس کی اَنْ تھک جدوجہد، جہلاء کے ساتھ معاملہ کرنے میں اس کا صبر و تحمل۔ مصیبت زدوں پر اس کی شفقت، مصائب برداشت کرنے میں اس کا دلیرانہ عزم دُکھ سہنے پر اس کی آمادگی اس کے ان سب اوصاف کا تذکرہ ہم کتابوں میں محبت و عقیدت کے انتہائی گہرے جذبات کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ لیکن دل ہی دل میں یہ کہتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں کہ "آہ وہ تو خدا تھا نیکی اور پارسائی کا یہ مقام انسانوں کی پہنچ سے باہر ہے۔ بھلا اس مقام تک پہنچنا ہمارے بس میں کہاں"۔ میٹھے اور خوش آئند الفاظ میں حق کو چھپانا بے معنی ہے۔ (صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ) اگر مسیح انسان تھا تو پھر وہ ہم جیسا ہی تھا۔ ایسی صورت میں نوعِ انسان کی نجات کا امکان حقیقت کا جامہ پہن سکتا ہے۔ لیکن اگر جیسا کہ کٹر قسم کے عیسائی سمجھتے ہیں وہ انسان نہیں خدا تھا۔ اور اس کی خدائی میں شریک تو پھر اس کو انسانی معراج کا نمونہ قرار دینا انتہا درجہ کی ستم ظریفی ہے۔ ایک ایسا وجود جو خدائی کمال اپنے اندر رکھتا ہو۔ وہ ان کے لئے کس طرح نمونہ بن سکتا ہے۔ جن کی ذات بشری کمزوریوں سے بھرپور ہے بسلامے ایسے مسیح کو جس کا کام صرف عقائد بیان کرنا اور احکام سنانا تھا ایسی عیسائیت ایک جسدِ بے جان کی طرح ہے۔ ......

بلاشبہ اس کٹر پن اور تعصب نے عیسائیت کا خون کر کے رکھ دیا ہے۔ مسیح کا مرتبہ بڑھانے کی کوشش میں انہوں نے اسے اسی طرح غیب کے پردوں میں چھپا دیا ہے۔ جس طرح خدا ہماری نگاہوں سے مستور ہے۔ انسانی آنکھ اسے دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتی۔ کٹر قسم کی مروجہ عیسائیت نے اس حالت سے نکال کر جس میں وہ انسانوں کے لئے اسوہ اور نمونہ کا کام دے سکتا تھا۔ اسے عبادت اور پرستش کے لائق بنا چھوڑا ہے۔ اس خواہش کے زیرِ اثر کہ مسیح کو الوہیت سے ہمکنار کر دیا جائے ایک لحاظ سے اس کی زندگی کو بنجر زمین کی مانند کر دیا گیا ہے۔ (جس میں روئیدگی نام کو نہیں ہوتی"

(The Creed of Christendom Page $\frac{117}{118}$)

بیسویں صدی کے مسیحیوں میں ہلچل

مسیح کو ایک طرف انسان اور دوسری طرف خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم کرنے کا عقیدہ معقولیت سے اس قدر عاری ہے۔ کہ ایک ولیم راتھبون گریگ ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کی زبردست اکثریت کا اس بارے میں ایمان متزلزل ہو چکا ہے۔ مسٹر گریگ نے ان خیالات کا اظہار انیسویں صدی کے اواخر میں کیا تھا۔ بیسویں صدی میں ان خیالات کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ مغرب میں ایسے لوگوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جو الوہیتِ مسیح کے عقیدے پر رسماً اعتقاد رکھنے کے باوجود فی الحقیقت مسیح کی اس نرالی حیثیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ ڈریو تھیولوجیکل سیمنری امریکہ (Drew Theological Seminary) کے پروفیسر دینیات مسٹر ایڈون لوئس (Edwin Lewis) کو اپنی کتاب A manual of Christian Beliefs مطبوعہ ۱۹۴۷ء میں باقاعدہ ایک باب اس مضمون کے لئے وقف کرنا پڑا ہے۔ کہ بیسویں صدی عیسوی میں خود مسیحیوں کے نزدیک مسیح کی شخصیت ایک مذہبی ریفارمر کے طور پر کس حیثیت اور مقام کی حامل ہے۔ اپنی کتاب کے ذیلی باب میں Jesus in the Twentieth Century کے زیرِ عنوان انہوں نے اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اور بڑی وضاحت سے ثابت کیا ہے۔ کہ بیسویں صدی میں خود مسیح کی طرف منسوب ہونے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے۔ جو الوہیت کے عقیدے پر پورے دل سے ایمان نہیں رکھتی۔ وہ اس کے تعلق بانیٔ کے قائل ہونے اور اپنا نجات دہندہ ماننے کے باوجود اسے اپنے جیسا ہی ایک انسان سمجھتے ہیں ان کے نزدیک مسیح خدا تھا نہ خدا کا بیٹا وہ محض ایک انسان تھا جس میں خدا تعالےٰ نے یہ اہلیت رکھی تھی کہ وہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور انہیں ایک ایسے راستہ پر گامزن کرے۔ کہ جو ان کی نجات کی ضمانت دے سکے ایسے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ انسان ہوتے ہوئے آج بھی ان کو ضلالت اور گمراہی سے بچا کر امن و سلامتی کے راستہ پر گامزن کر سکتا ہے۔۔ وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اس کی نجات دلانے کی اہلیت کا مدار اس کے ابن اللہ ہونے پر ہے۔ چنانچہ مسیح کے متعلق بیسویں صدی کے مسیحیوں کے اندازِ فکر کی عکاسی کرتے ہوئے مسٹر ایڈون لوئس لکھتے ہیں۔

توجمہ: مسیح کے متعلق ہمارے افکار کی بنیاد کسی طے شدہ نظریے یا عقیدے پر نہیں۔ بلکہ معلومہ حقائق پر ہونی چاہیئے۔ اس بارہ میں تاریخ سے ہمیں جو کچھ پتہ چلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسیح ایک انسان کے طور پر دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس نے اسی طرح زندگی شروع کی جس طرح ہم سب کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ جب تک ... وہ دنیا میں رہا۔ لوگوں نے اس میں حق خوبی کا مشاہدہ کیا۔ کہ وہ انسانی

خواص ہی تھے ....

مسیح کے متعلق جدید نظریہ ان تاریخی حقائق کی طرف ہی عود کر رہا ہے۔ اس نظریہ کے حامی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ عہد نامہ جدید میں بعض بیانات ایسے ہیں جن سے مسیح کے متعلق اعتقادی نظریئے کی تائید ہوتی ہے اور جو اس امر پہ روشنی ڈالتے ہیں کہ گویا اوّلاً مسیح خدا کی طرح بشریت سے بالا تھا اور بعد میں اس نے انسانی روپ اختیار کیا لیکن ان کا کہنا ہے کہ ہمیں ان بیانات کو تاریخی نقطہ نظر سے پرکھنا چاہیئے۔ تاریخ مسیح کو اس کے ہم جنسوں جیسے ایک انسان کے طور پر ہی پیش کرتی ہے اس لئے ایسے بیانات کو توجیہی اور وضاحتی بیانات کا درجہ دینا چاہیئے۔ اور جن بیانات کی حیثیت محض توجیہی ہو۔ انہیں تنقید سے بالا نہیں سمجھنا چاہیئے۔"
(صفحہ [illegible])

آگے چل کر مسٹر ایڈورڈن لوئس بیسویں صدی کے مسیحیوں کی طرف سے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ مسیح اپنے کاموں کے لحاظ سے ہم جیسا انسان نظر نہیں آتا۔ کہتے ہیں کہ اس کا اپنے کاموں کے لحاظ سے ہم سے مختلف ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہر انسان دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔ لوگ اپنی اپنی اہلیت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی نوع اور جنس کے لحاظ سے ہوتے انسان ہی ہیں۔ اسی طرح مسیح بھی اپنے زمانے کے تمام دوسرے انسانوں سے مختلف تھا اس اختلاف کی بناء پر وہ بشریت کے دائرے سے نہیں نکل سکتا۔ چنانچہ وہ بیسویں صدی کے مسیحیوں اور ان کے انداز فکر کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مسیح ہم جیسا ہی تھا۔ کیونکہ وہ اُن قوانین کے مطابق ہی معرض وجود میں آیا اور پھر اس دنیا میں زندہ رہا۔ جن قوانین کے تحت (اس کرۂ ارض پہ) انسانی زندگی کا برقرار رہنا ممکن ہے ..... (اور جب ہم کہتے ہیں کہ) وہ ہم جیسا نہیں تھا تو یہ اسی طرح ہے جس طرح ہر انسان دوسرے انسانوں جیسا نہیں ہوتا۔ البتہ اس کا مختلف ہونا ایسا تھا کہ جس نے اسے وہ کچھ کر دکھانے کا اہل بنا دیا تھا جو اب تک کسی دوسرے سے بن نہ پڑا تھا۔ دراصل یہ امر کہ "خدا مسیح میں تھا" تو ایک نہ ایک لحاظ سے خدا ہر انسان میں ہوتا ہے اور اس طرح انسانوں میں اس کے موجود ہونے سے ہی کوئی انسان یہ کام اور کوئی وہ کام سرانجام دینے کا اہل قرار پاتا ہے۔ خدا افلاطون کو فلاسفر بنانے کے لئے اس میں تھا۔ وہ شیکسپیئر کو شاعر بنانے کے لئے اس میں بھی تھا۔ علیٰ ہذا بیخ (Bach) کو نامی گوّیا بنانے کے لئے اس میں بھی تھا۔ اسی طرح وہ مسیح میں بھی تھا تاکہ اسے مذہبی زندگی کا سب سے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والا بنائے اور اسے مذہب کو پیش کرے اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے کے طور پر پیش کرے اور اسے دنیا کا سردار اور کامل نجات دہندہ بنا کر بھیجے" (ص ۹۲)

تثلیث کا گورکھ دھندا

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مسیح کی دو حیثیتیں تسلیم کرنا یعنی وہ ایک حیثیت سے انسان بھی ہو اور دوسری حیثیت سے خدا کا بیٹا اور خدا بھی۔ اسی طرح باپ بیٹا اور روح القدس تینوں الگ الگ خدا ہوں اور تینوں مل کر ایک بھی ہوں یعنی ایک میں تین ہوں اور تین میں ایک۔ یہ ایسا گورکھ دھندا ہے کہ آجکل کے معقولیت پسند لوگ خواہ وہ عیسائی کیوں نہ کہلاتے ہوں اس میں الجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک یہ نظریہ سراسر غیر معقول اور ناقابل فہم ہے۔ پھر مسیح کو خدا تسلیم کرنے سے عملی زندگی میں جو رکاوٹ واقع ہوتی ہے وہ اس پہ مستزاد ہے۔ اس لئے ولیم رابرٹ بون گریگ اور ان کی قبیل کے چند ایک محققین ہی نہیں بلکہ ایڈورڈن لوئس کی شہادت کے بموجب بیسویں صدی کے تمام معقولیت پسند عیسائی اس پر رسمًا اعتقاد رکھنے کے باوجود اس کے دل سے قائل نہیں ہیں۔ عملاً وہ اس کو کلی طور پہ خیرباد کہہ کر مسیح کو اپنے جیسا ہی ایک انسان یا عبد سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود "مسٹر لوئس" نے اپنے رسمی عقیدے کی پچ کی خاطر مسیح کے عبد ہونے کو ہی اس کی الوہیت کی دلیل قرار دینے کی کوشش کی ہے اور موقف یہ اختیار کیا ہے مسیح کا حقیقی عبد بن کر دکھا دینا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ حقیقی عبد بن کر خدا ہی دکھا سکتا تھا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی کہے کہ ایک سپاہی کا اعلیٰ درجہ کا سپاہی ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ دنیا کا ماہر ترین جرنیل ہے ...... کیونکہ حقیقی سپاہی بن کر دنیا کا ماہر ترین جرنیل ہی دکھا سکتا ہے یا ایک مزدور کا اعلیٰ درجہ کا مزدور ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ دنیا کا ماہر ترین انجینئر ہے۔ کیونکہ ایک ماہر ترین انجینئر ہی اعلیٰ درجہ کا مزدور بن کر دکھا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مفروضہ بالبداہت غلط ہے اور اس کو صداقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مسیح کا عبد اللہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ایک انسان ہی تھا نہ کہ خدا۔ خدا اگر عبودیت کاملہ کا نمونہ پیش کرنا چاہتا تھا تو اس کے لئے اسے خود انسانوں والی محتاجی اختیار کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر قدرت اسے حاصل ہے اور وہ ہر قسم کی حاجات سے پاک اور منزہ ہے

(باقی)

مجلس تجار ربوہ کے اجلاس کی روئیداد

اور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

مؤرخہ ۵۸-۵-۲۲ بعد نماز مغرب غلہ منڈی میں مجلس تجار کا اجلاس زیر صدارت میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال منعقد ہوا۔ راجہ محمد حنیف صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اسماعیل خالد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر مجلس تجار ربوہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مندرجہ ذیل نہایت قیمتی پیغام پڑھ کر سنایا:۔

پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

"مکرمی صدر مجلس تجار ربوہ۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ نے مجلس تجار ربوہ کے اجلاس کیلئے میرا پیغام مانگا ہے۔ سو احمدی تاجروں کے لئے میرا پیغام اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اپنے کاروبار کو پوری پوری دیانت داری کے ساتھ چلائیں۔ کسی سے دھوکہ نہ کریں۔ نفع واجبی رکھیں اور اپنے فائدہ کے ساتھ ساتھ گاہک کا فائدہ بھی مدنظر رکھیں اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں تاکہ آپ کی وجہ سے ربوہ کی نیک نامی ہو اور لوگ یہ یقین کریں کہ احمدی تاجروں کی دیانت داری اور خوش اخلاقی ایک بے مثال چیز ہے۔ یہ آپ کی طرف سے خاموش مگر نہایت مؤثر تبلیغ ہوگی اور آپ لوگ اس کا بھاری اجر پائیں گے۔"

خاکسار
(دستخط) مرزا بشیر احمد

پیغام کے بعد خاکسار نے سابقہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اصول تجارت کے موضوع پر تقریر کی اور مندرجہ ذیل قیمتی ہدایات بیان کیں (۱) تجارت میں دھوکہ نہ دیں اور گاہک کو پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ کیا لے رہا ہے (۲) سائل اور محروم کے لئے بھی تاجر کے مال میں حصہ ہے۔ اسلام اس وقت یتیم ہے جو آپ کے دروازہ پر آیا ہے۔ اسلام کو اس وقت آپ کے مالوں کی ضرورت ہے جو تزکیہ مال کی وجہ سے موجب برکت بھی ہوگا۔

اس کے بعد میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے تاجروں کو نصائح فرمائیں۔ اور چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ (۱) چندہ کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا (۲) خدا کی راہ میں خرچ کے بغیر انسان کو پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی (۳) اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے زیادہ دیتا ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے چن لیا ہے (۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے اموال کو ہلاکت میں نہ ڈالو (۶) القائے عہد کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اموال کو خرچ کریں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

عزل خلفاء کا ناپاک عقیدہ

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کورو دال

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی۔

ان اللہ عز و جل مقمصک قمیصاً فلا تخلعہ

(مسند احمد بن حنبل)

کہ اللہ تعالےٰ تجھے خلعت خلافت پہنائیگا تو تم اسے نہ اتارنا۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور بالکل واضح ہیں۔

(۱) حضرت عثمان کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا۔ اور وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ تھے

(۲) اس میں پیشگوئی تھی کہ بعض ایسے لوگ ہوں گے جو تجھے خلافت سے دستبردار ہونے کے لئے کہیں گے۔ یہ مطالبہ غلط اور ناقابل قبول ہوگا۔

(۳) خدا کی دی ہوئی خلافت سے دستبردار نہ ہونا اور یوں اپنے عمل سے اس مطالبہ کی لغویت کو واضح کردینا۔ اور جب وہ وقت آگیا۔ اور ناسمجھ اور فتنہ پرداز لوگوں نے آپ سے مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

"جو خدا نے مجھے پہنایا ہے
اسے میں پھینک نہیں سکتا"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جان دے دی۔ لیکن خلافت سے دستبرداری اختیار ہی نہ کی۔ اور اپنے خون کے مقدس قطروں سے واضح کر گئے کہ

خلیفہ وقت جان کی قربانی دے لیکن خلافت سے دستبردار نہ ہو۔ کیونکہ خلافت سے دستبرداری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی منشا کے خلاف ہے۔

پھر یہی مضمون ایک دوسری حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے

لعل یقمصک قمیصاً فان اراد المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ۔

(ترمذی و ابن ماجہ مخلوطاً)

اے عثمان خدا تعالےٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا۔ مگر بعض منافق لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ لیکن تم اسے ہرگز نہ اتارنا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ عزل خلفاء کا عقیدہ یا مطالبہ پیش کرنے والے منافقین کا نام پاتے ہیں۔ اور یہ نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا:۔

"وقد استخلف اللہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم و یقیم بہ کلمتکم"

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے ایک خلیفہ بنایا ہے تا اس کے ذریعہ تم میں الفت قائم کرے۔ اور تمہاری شوکت اور عظمت کو بڑھائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان واضح کرتا ہے کہ

(۱) حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب خدائی انتخاب تھا

(۲) خلیفہ کے ذریعہ مومنوں میں آپس میں الفت۔ اتحاد اور وحدت قومی پیدا ہوتی ہے اور جو شخص عزل خلیفہ کا عقیدہ پیش کرے وہ اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے۔

(۳) خلافت کے ذریعہ سلسلہ کی عظمت دوبالا ہوتی ہے۔ اور جو خلافت کو مٹانا چاہے گویا وہ اسلامی عظمت کو مٹانا چاہتا ہے

کاش منکرین خلافت حقہ اور عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنے والے رسول کریم صلعم کے ارشادات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نصائح کی روشنی میں اپنے عقیدہ کا جائزہ لیں

حضرت علی کرم اللہ وجہ کے زمانہ میں عزل خلفاء کا مسئلہ دوبارہ اٹھا اور اسلام میں اس گروہ کا نام خارجی گروہ ہے۔ وہ اول حضرت علیؓ کو برحق اور سچا خلیفہ تسلیم کرنے کے دعوے دار تھے۔ لیکن مسئلہ تحکیم کی بناء پر انہوں نے حضرت علیؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ معزول ہو جائیں۔ کیونکہ تحکیم قبول کر لینے کے بعد وہ خلیفہ نہیں رہے مگر کیا حضرت علیؓ ان کے کہنے سے خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ کیا انہوں نے اس مطالبہ کی صحت کو تسلیم کر لیا۔ کیا آپ نے اسلام میں اس خطرناک عقیدہ کی روک تھام کے لئے اپنی جان کی بازی نہ لگا دی۔ جب یہ سب کچھ ہوا۔ تو آج پھر اس مسئلہ کو اٹھانے کے کیا معنی ہیں۔ کیا ایسے لوگ پھر اسلام میں فتنہ کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خلافت کا حقدار کوئی اور تھا۔ تو سنئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرلو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو چاہا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو"

(بدر ۴؍ جولائی ۱۹۱۲ء)

خلیفہ اللہ تعالےٰ بناتا ہے۔ اور کہ انسانوں میں اسے معزول کرنے کی طاقت نہیں۔ اس پر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا صرف ایک حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

"تم خوب یاد رکھو۔ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں یہ خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اسلئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔ تو وہ مجھے موت دیدیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ ۔ ۔ ۔ میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے"۔

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

کتنے دکھ کی بات ہے کہ جس مقدس انسان نے اتنے زور سے عزل خلفاء کے عقیدہ کی مخالفت کی اور جس کا ایمان تھا کہ خدا تعالےٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ آج اس کی اولاد اسی کے خلاف عقیدہ رکھتی ہے۔

خلافت کے عزل کے خواہشمند ہمیشہ یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ خلافت کا یہ شخص اہل نہیں دوسرا ہے لیکن خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت ان کے عقاید باطلہ اور خیالات فاسدہ کے خلاف ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ اپنی فعلی شہادت سے ان لوگوں کا بطلان کرتا ہے۔ مثلاً

(۱) شیعہ آج تک کہتے ہیں کہ خلافت کا حق حضرت علی کا تھا۔ لیکن حضرت ابوبکر خلیفہ بن گئے۔ اور آج تک ہمارا ان سے یہی سوال ہے کہ جب حق حضرت علی کا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی مشیت اور اس کا ارادہ یہی تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ پہلے خلیفہ ہوں۔ تو کیا بندے خدا تعالےٰ پر غالب آگئے۔ (نعوذ باللہ) کیا حضرت ابوبکرؓ خدا تعالےٰ سے قوی تر ٹھہرے مگر نہیں۔ خدا کا فیصلہ ہی صحیح تھا اور رسول کریم صلعم کی خلافت حقدار کو پہنچی۔ اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت نے بتلا دیا کہ کون حق پر تھا۔ اور پھر حضرت ابوبکر کے زمانہ میں آپ کے عظیم کارناموں نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کہ حق انہیں کے ساتھ تھا۔

(۲) اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ کا زمانہ آیا خارجیوں نے ان سے معزول ہونے کا مطالبہ پیش کیا۔ لیکن حضرت علی حق پر تھے۔ اور آپ نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ وہ منکر ہے زور بنایتہی خطرناک طور پر آپ سے لڑے۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ خارجی غلط راستہ پر گامزن تھے۔ اور حضرت علی کی خلافت خلافت حقہ تھی۔

(۳) پھر زمانہ آگیا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ ہے۔ اور اہل پیغام نے انکار کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ اب یہ سلسلہ چند دن میں ختم ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت پکار پکار کر بتا رہی ہے۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا غلط تھا۔ ایسا کہنے والے اپنی زندگی میں ہی اپنے اقوال کی نادرستی کا مشاہدہ کر چکے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اسلام اکناف عالم میں پھیلتا چلا گیا۔ جگہ جگہ مشن قائم ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کو لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پوری تگ و دو کی جانے لگی۔ اور اسکے کامیاب نتائج اور اس کے خوشکن اثرات مشاہدہ میں آنے لگے اور اسلام کا تابندہ چہرہ نظر آنے لگا۔ اور یوں خدا تعالےٰ نے آپ کی کامیابی و نصرت پر اپنی فعلی شہادت دی

(باقی صفحہ ۷ پر)

(۱) فرسٹ و فائنل امتحان رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس

۳۰ تا ۳ اپریل کراچی ڈھاکہ لاہور سینٹروں میں ہوں گے۔ مجوزہ فارم درخواست پر Secretary to the Govt of Pakistan ministry of Commerce, High Court Building Karachi کو لکھیں۔ آخری تاریخ درخواست ۳۰ مئی ۵۷ء (پاکستان ٹائمز ۵ مئی)

(۲) ایشیا فاؤنڈیشن فیلوشپ

دو فیلوشپس زرعتی کالج ٹنڈوجام میں مالیتی ۱۶۵/۰ روپے ماہوار فی فیلوشپ دو سال کے لئے۔ شرائط:۔ بی۔ایس سی ایگریکلچر تعلیمی قابلیت۔ آغاز ٹریننگ ۱۵ جون ۵۷ء۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۲۰ مئی ۵۷ء۔ (پاکستان ٹائمز ۵ مئی)

(۳) مشرقی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

میٹرک جے۔ اے۔ وی یا ایف۔ اے۔ سی۔ ٹی اساتذہ کے لئے کم از کم چار سال کے ایگریمنٹ پر جانے کا موقعہ ہے۔ سفر خرچ کراچی تا ٹانگا ملے گا۔ سکول گورنمنٹ ایڈڈ ہے۔ خواہشمند احباب عنوان چھوڑ کر درخواستیں ۳۰ مئی تک نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ مصدقہ نقول سندات و تصدیق مقامی امیر شامل کریں۔ ماہوار تنخواہ ۴۰۰/ شلنگ ہو گی۔

(۴) نتیجہ نصرت گرلز ہائی سکول راولپنڈی

امتحان میٹرک میں ۱۶ شامل۔ ۱۴ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ ۸۸ فی صدی رہا۔ الحمدللہ۔ سیکنڈ ڈویژن دس۔ ناظر تعلیم۔ ربوہ

تبصرہ

کنز العلاج (باتصویر)

مصنفہ ڈاکٹر محمد رفیق صاحب حجازی۔ ملنے کا پتہ کتب خانہ رہنمائے زندگی ٹوبہ ٹیک سنگھ مغربی پاکستان۔ قیمت غیر مجلد دس روپے۔ مجلد گیارہ روپے چار آنے

۷۸۸ صفحات کی یہ ضخیم کتاب طبی معلومات پر مشتمل ہے مصنف نے بڑی محنت سے تمام جسمانی بیماریوں کے طبی اور ڈاکٹری نام تعریف علامات تشخیص وغیرہ کا ذکر کر کے ڈاکٹری یونانی اور ہومیوپیتھی نسخہ جات درج کر دیئے ہیں۔ مرض کی ماہیت کو سمجھنے کیلئے تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

زیر نظر نسخہ کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے جو اس کی مقبولیت کا ثبوت ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب نہ صرف حکیموں۔ ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے لئے بلکہ عام احباب کے لئے بھی یقیناً مفید ہے۔

رنگین قطعات

گھروں اور بیٹھکوں کی تزئین کے لئے محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ نے سولہ قسم کے جدید طغرے $\frac{22 \times 29}{4}$ سائز پر جداگانہ مضامین مثلاً پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ میں میرے ... ۔ بسم اللہ شریف۔ چہل حدیث۔ شش کلمہ مترجم۔ ربنا آتنا فی الدنیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ سولہ قسم کے چھپوائے ہیں۔ فی قطعہ ایک ایک آنہ میں مذکورہ بالا پتہ سے منگوائیں

وقار عمل

... وقار عمل کی تنظیم شائع ہو چکی ہے اور اس کی رو سے ضروری ہے کہ ہر مقام پر ہر ماہ میں ایک مرتبہ ضرور اجتماعی وقار عمل منایا کریں۔ سال رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ مجالس مطلع کریں ... اجتماعی وقار عمل منائے ہیں اور ان میں کیا کام ...

مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی چھوٹی بچی فریدہ کو پندرہ سولہ دن سے بخار ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نورالدین خوشنویس ربوہ

(۲) میرے چچا کا چھوٹا لڑکا بعارضہ تپ محرقہ ۹ مئی سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس کو مکمل آرام دے۔ نیز میرے ماموں زاد بھائی نے اس دفعہ مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ اس کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ عطاء اللہ۔ خانپور

(۳) میاں احمد الدین صاحب کوٹ ... چار ماہ سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سعید پنشنر دار الرحمت غربی۔ ربوہ

(۴) میرے ایک عزیز پر ایک مقدمہ دائر کرا دیا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کے شر سے بچائے اور حامی و ناصر ہو۔ نیز میرے والد صاحب مرزا نذیر علی صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا سعید احمد۔ ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

(۵) میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ نیز نعیم احمد بشیر ما عرصہ سے بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ امۃ الباسط بشریٰ قریشی ملتان

(۶) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار چک ۳۸ جنوبی بہت عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز بابا عطا محمد صاحب کی آنکھوں کا چنیوٹ میں اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم از احمد نگر

(۷) میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ اعصابی بیماری مثلاً ضعف دل ہے خوابی۔ بے چینی اور بیقراری سے دن بدن کمزور ہو رہی ہے ڈاکٹر ریڑھ کی ہڈی کا نقص بتاتے ہیں۔ احباب میری اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ نذیر احمد چوہدری۔ جہلم

(۸) خاکسار نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ غلام رسول کارکن بیت المال

(۹) عزیزم سعید احمد بعارضہ بخار عرصہ ڈیڑھ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ عزیز موصوف کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ فضل عمر۔ دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

(۱۰) خاکسار کے بھائی گل شیر خاں صاحب نعمت اولاد سے محروم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ منظور احمد طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

(۱۱) خاکسار کی اہلیہ پھر کھانسی کے دورہ سے تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبارک احمد انور فاروقی

(۱۲) عزیزان طاہر احمد و رحمت الٰہی پسران ملک بشارت علی خاں امین آبادی کی دادی اماں ان کی امتحانوں میں کامیابی کے لئے مخلصین سے درخواست دعا کرتی ہیں۔ عبدالرحمن الٰہی پارک۔ لاہور

(۱۳) عبدالرحیم صاحب ساقی دبکا ندار تخت ہزارہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نذیر احمد نسیم ربوہ

(۱۴) میرے چچا زاد بھائی راجہ عبدالعزیز صاحب کا چھوٹا بچہ کچھ دنوں سے سخت بیمار ہے۔ محترم چچا میاں کالا خانصاحب بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبداللہ خاں عابد راجوروی

(۱۵) خاکسار کا بڑا لڑکا عصمت اللہ بوجہ ٹائیفائڈ عرصہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نعمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۹ رتن ضلع لائلپور

(۱۶) محترم مولوی غلام رسول صاحب صحابی امیر حلقہ جانگریاں عرصہ دو ماہ سے صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمود احمد شمد معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(۱۷) بندہ اپنے مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بندہ کے گناہ معاف فرمائے اور اس مقدمہ سے نجات بخشے اور خادم دین بنائے۔ لطیف احمد منٹگمری

(۱۸) بزرگان سلسلہ درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مسجد بنانے کی توفیق عطا کرے۔ مرزا عمر الدین سکنہ ڈھاباں والا ضلع سیالکوٹ

عراق کی نئی کابینہ تشکیل کرنے کا مسئلہ

شاہ فیصل جنرل نوری السعید کو پھر دعوت دیں گے

بغداد ۱۱ جون مقامی باخبر سیاسی حلقوں نے کل یہاں بتایا کہ شاہ فیصل وزیر اعظم جنرل نوری السعید کو جنہوں نے وزارت عظمی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ نئی وزارت بنانے کی پھر دعوت دیں گے۔

ابھی تک وزیر اعظم نوری السعید کے استعفیٰ کی وجوہ معلوم نہیں ہو سکیں۔

انہی ذرائع نے کہا ہے۔ کہ جنرل نوری السعید کو دوبارہ وزارت کی تشکیل کی دعوت اس لئے دی جائیگی کہ وہ ایک کہنہ مشق سیاست دان ہیں۔ اور اس وقت عراق میں ان سے بہتر کوئی ایسا وزیر اعظم نہیں مل سکتا جو ملک کے اندرونی اور بین الاقوامی تقاضوں کو پورا کر سکے۔ مزید بیان ہے وہ ۱۹۳۰ء سے اب تک چھ مختلف اوقات میں عراق کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کے استعفٰے کے بعد شاہ نے انہیں یہ کہا تھا۔ کہ جب تک نئی حکومت کی تشکیل نہیں ہو جاتی وہ عارضی طور پر موجودہ حکومت چلاتے رہیں جسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔

یہاں اس یقین کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر جنرل نوری السعید نے وزارت کی تشکیل کی تو وہ اپنی سابق کابینہ کے کئی وزراء کے علاوہ ان پرانے سیاست دانوں کو بھی وزارت میں شامل کریں گے جو ان کی پالیسیوں کے حامی ہیں۔

سعودی عرب کیلئے عراقی پانی

بغداد ۱۱ جون حکومت عراق نے سعودی عرب کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ جنوبی عراق کے دریائے شط العرب کا پانی سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں پہنچانے کیلئے جو پائپ لائن بچھائی جائیگی۔ عراق اس بارے میں سعودی عرب سے تعاون کریگا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ سعودی فنی ماہروں اور انجینیروں کی ایک ٹیم عنقریب بصرہ پہنچ جائے گی۔ جہاں وہ جگہ کا جائزہ لے گی سعودی عرب نے جو منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے تحت پائپ لائن کے علاوہ پانی ذخیرہ کرنے کے تالاب اور پانی نکالنے کے سٹیشن بھی تعمیر کئے جائیں گے

شاہ سعود اور شاہ اردن کی ملاقات

عمان ۱۱ جون۔ شاہ سعود اور شاہ اردن نے کل مختصر سے وقت کے لئے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گو یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ نہیں تھی۔ تاہم دونوں کمیونسٹ مخالف عرب فرمانرواؤں نے اس بات چیت کے لئے وقت نکال ہی لیا۔

یہاں کے باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق شاہ سعود کے دورے کے خاتمہ پر دونوں عرب فرمانروا ایک مشترکہ اعلان جاری کریں گے۔ جس میں اردن اور سعودی عرب کے درمیان مزید استوار تعلقات کا اعادہ کیا جائیگا۔ اور دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات کا درجہ بلند کیا جائیگا۔

ہوائی کمپنی کے ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ

لندن ۱۱ جون بی۔او۔اے۔سی اور برٹش یورپین ائیرویز کے فنی عملے کی تنخواہوں میں ساڑھے پانچ اور چھ فیصدی کے درمیان اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سے دونوں کمپنیوں کے دو لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوں گے۔

غیر ملکی طلباء کیلئے ۷۴ نئے وظائف

کراچی ۱۱ جون :۔ وزارت تعلیم نے ۵۸-۱۹۵۷ء کے لئے کلچرل سکالرشپ پروگرام کے تحت پاکستان میں غیر ملکی طلباء کے لئے ۷۴ نئے وظائف کا اعلان کیا ہے۔ یہ وظائف حسب ذیل ممالک کے طلباء کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

تھائی لینڈ ۲ لنکا (فیلوشپ) ۱ وظیفہ مالدیپ ۱ شام ۱ مشرقی افریقہ ۵ عدن ۵، یمن ۱ انڈونیشیا ۲، فلپائن ۲ عراق ۲ سعودی عرب ۲ ملایا ۲ نیپال ۲، سوڈان ۲ لبنان ۲، افغانستان ۴، ترکیہ ۲، ایران ۲ لیبیا ۲، فرانس ۱، مصر ۲، اردن ۲، ۲، گھانا ۱،

مشرقی پاکستان کے لئے آٹھ لاکھ ٹن چاول

ڈھاکہ ۱۱ جون :۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمن خان نے کل سراج گنج میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان میں دو ہزار نہریں کھودی جائیں گی آپ نے کہا مشرقی

ص ۳:- پاکستان کو بجلی سے چلنے والے پانچ ہزار سے زائد پمپوں کی ضرورت ہے لیکن ابھی تک اسے صرف چھ سو ایسے پمپ ملے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ ہم مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال بہتر بنانے کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں اور اس سال صرف آٹھ لاکھ ٹن چاول غیر ممالک سے درآمد کئے ہیں۔

ص ۳:- باشندوں کی تعداد ۲۰ ہزار ہے۔

عزل خلفاء کا ناپاک عقیدہ بقیہ صفحہ ۵

(۱۱) اور پھر آپ کی خلافت کو مٹانے کیلئے مختلف تحریکات اٹھیں۔ جنہوں نے اپنا سارا زور آپ کو معزول کرنے کی کوشش میں صرف کر دیا۔ پیغامیوں کی اعلانیہ اور خفیہ کوششیں۔ مستریوں کا فتنہ اور ان کے ساتھ پیغامیوں کی امداد۔ مصری فتنہ کا پھر موجودہ فتنہ پردازوں کی جدوجہد اس کے علاوہ بیرونی مخالفین کی تمام کوششیں۔ فتنہ احرار وغیرہ ان تمام مخالفتوں اور مخاصمتوں کے باوجود جماعت کو شاہراہ ترقی پر بڑھتے جانا وہ کارنامہ عظیم ہے۔ جو آپ کی خلافت حقہ پر بین دلیل ہے۔ اور عزل خلفاء کے عقیدہ کے سراسر غلط ہونے کا واضح ثبوت ہے

(۱۲) غیر مبایعین نے ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو مندرجہ ذیل تین خلیفے بنائے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کو مشتبہ کر سکیں۔

(۱) حضرت سید حامد شاہ صاحب رض (۲) مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری رض (۳) خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم یہ خلیفے انہوں نے بنائے اور اپنے زعم میں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ "محمود" کو معزول کر دیا۔ مگر سید حامد شاہ صاحب رض اور حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب رض دونوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب کی کسی فرد نے بیعت نہ کی۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے حضرت محمود ایدہ اللہ کی خلافت حقہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی۔

پس قرآن مجید۔ آنحضرت صلعم۔ خلفاء راشدین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول سب ایک ہی اصل بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ اور اُسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔ بالآخر حضرت مسیح موعود ع کے ایک حوالہ درج کرنے پر مضمون کو ختم

کیا جاتا ہے

"صوفیاء نے لکھا ہے۔ کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونیوالا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اُسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائیگا۔ کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے (الحکم ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید دو دن سے بیمار ہیں۔ تمام احباب اور خصوصاً درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(سعادت احمد خان دار الرحمت)

ٹنگانیکا میں ۷۲ ہزار پاکستانی اور بھارتی باشندے

نیروبی ۱۱ جون :۔ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو ہونیوالی مردم شماری کے پہلے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ٹنگانیکا کے علاقے میں کوئی ۷۷ ہزار ایشیائی بستے ہیں یورپی

افغانستان کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی حمایت کرے گا

پاکستان اور افغانستان میں عنقریب تجارتی و ثقافتی معاہدے کئے جائیں گے

لاہور ۱۲ جون۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کے قریبی حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ افغانستان اقوام متحدہ اور دوسرے بین الاقوامی اداروں میں مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی حمایت کرے گا۔

ان حلقوں نے کل قبل دوپہر وزیر اعظم کی لاہور میں آمد کے بعد اس خیال کی وجوہ بیان کرتے ہوئے پاکستان اور افغانستان کے وزراء اعظم کے مشترکہ اعلان کا حوالہ دیا۔ اس میں پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ اور دوسری بین الاقوامی انجمنوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے اور ان علاقوں کی آزادی کے لئے جدوجہد کریں گی۔ جو ابھی تک غیر ملکی تسلط کا شکار ہیں۔

افغانستان کے حکام اپنے خشک میوہ جات اور تازہ پھلوں کی برآمد کو فروغ دینے کے لئے بڑے بے تاب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب افغانستان پر بھارت کا اثر کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور بھارتی تاجروں کو جو غیر معمولی مراعات حاصل تھیں۔ وہ واپس لی جا رہی ہیں خیال ہے۔ افغانستان عنقریب پاکستان سے تجارتی معاہدہ کی بات چیت شروع کرے گا۔ اس کے بعد ثقافتی معاہدہ بھی طے کیا جائے گا۔

وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل کابل سے لاہور پہنچنے پر ایک بیان میں عوام سے اپیل کی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کی روز افزوں دوستی کے بارے میں وزیر اعظم کو جو غیر متزلزل یقین ہو گیا ہے۔ وہ اس پر اعتماد کریں۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان بڑھتی ہوئی دوستی کے بارے میں میرا اعتماد یقیناً محض جذبات کا نتیجہ نہیں بلکہ افغانستان کے لیڈروں سے میری ذاتی بات چیت پر مبنی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا۔ میں اس امید کے ساتھ کابل سے واپس آیا ہوں کہ ہم دونوں ملک اپنے عوام کی بہبود و مسرت کے لئے مشترکہ طور پر کوششیں کریں گے۔ آپ نے کہا پاکستان اور افغانستان کو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ قریب تر لانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

نہری پانی کی بندش پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائی ہوگی

جموں میں دریائے چناب کا رُخ بدلنے کے تباہ کن نتائج برآمد ہوں گے (سید امجد علی)

لاہور ۱۲ جون۔ کل تیسرے پہر یہاں گورنمنٹ ہاؤس میں عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر ڈبلیو بی۔ الف اور حکومت پاکستان کے نمائندوں میں پاک ہند نہری پانی کے مسئلہ پر بات چیت شروع ہو گئی۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کی۔ صوبائی گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی اور مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے وزیر اعظم کی اعانت کی۔

کل قریباً ایک گھنٹہ کی بات چیت کے بعد عالمی بنک اور حکومت پاکستان کے مشیروں کو بھی مذاکرات میں شامل کر لیا گیا ہے یہ مشیر امروزہ بات چیت کے خاتمہ تک اجلاس میں شامل رہے امروزہ بات چیت اڑھائی گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہی۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اسے "وضاحتی نوعیت کی" قرار دیا ہے۔ بات چیت کے بعد وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ امروزہ کارروائی خفیہ تھی۔ اس لئے اس کے بارے میں کسی قسم کی قیاس آرائی مناسب نہیں ہوگی۔

وزیر خزانہ سید امجد علی نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہندوستان نے ستمبر ۱۹۵۸ء میں نہری پانی کی سپلائی بند کر دی تو یہ پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائی ہوگی جناب امجد علی سے استفسار کیا گیا کہ کیا وہ جموں میں دریائے چناب کا رخ بدلنے کی اطلاعات سے آگاہ ہیں۔ اس پر آپ نے کہا۔ اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو یہ بہت بری بات ہے۔ اور اس کے نتائج سب کے لئے تباہ کن ہوں گے۔

درخواست دعا

برادرم مکرم میجر عزیز احمد چوہدری حال متعین راولپنڈی عرصہ سے جلد کی ایک بیماری (skin disease) میں مبتلا ہیں۔ ان کی کاملہ عاجلہ صحت یابی کے لئے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا عرض ہے۔ خاکسار صلاح الدین اکمل (ناظم جائداد)

مجلس تجار ربوہ کے اجلاس کی روئداد

(بقیہ صفحہ ۴)

آپ نے فرمایا کہ میں ربوہ سے ہر چیز جو ضرورت کی ہو خریدتا ہوں۔ دوسرے دوستوں کو بھی خریدنے کی تحریک فرمائی۔ اس سے دوکانداروں کی آمد فی بڑھے گی اور لازماً ان کے چندے بھی بڑھیں گے۔ اس لئے دوستوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

صدر مجلس تجار نے اپنی اور حاضرین کی طرف سے آخر میں میاں عبد الحق صاحب رامہ اور مولوی دوست محمد صاحب شاہد کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

سیکرٹری مجلس تجار ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری طور پر متوجہ ہوں

اخبارات کے ذریعہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ امسال انفلوئنزا کا مرض تمام ایشیائی ممالک میں وبائی صورت میں پھیل رہا ہے اور بہت بڑی تیز رفتاری سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ اب یہ وبا ہمارے ہمسایہ ملک میں پہنچ کر تباہی پھیلا رہی ہے۔ بلکہ لاہور میں بھی بعض کیسز ہوئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا کام ایسے مصیبت کے مواقع پر دوسروں کی مدد کرنا ہے۔ خدا نہ کرے کہ موذی مرض پاکستان میں پھیلے۔ لیکن ابھی سے ہوشیار اور چوکس رہنا ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں جہاں تک انسانی کوشش کا دخل ہے۔ ہمیں اس کے انسداد کیلئے ابھی سے پوری طرح تیاری شروع کر دینی چاہیئے اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے مقام پر انفلوئنزا کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی فوری طور پر بنائیں۔ جس میں ڈاکٹر بھی شامل ہوں۔ تا اگر خدانخواستہ یہ مرض آپ کے علاقہ میں نمودار ہو تو اس کو روکنے کی کوشش کی جا سکے۔ اس کمیٹی میں فوری طور پر ایسی تجاویز پر غور کر کے ان پر عمل کرنے کے ذرائع مہیا کئے جائیں تا مرض کے نمودار ہوتے ہی انہیں بروئے کار لایا جا سکے۔ اور جو لوگ بھی اس مرض سے بیمار ہوں۔ ان کی بلا لحاظ مذہب و ملت ہر ممکن مدد کی جائے۔ اپنا نقصان کر کے بھی ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے ـــ اسی طرح اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جن تجاویز پر عمل کرنے کا اعلان ہو یا اس کام کے لئے جو افسر مقرر کی جائے۔ اس سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔

پس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ آپ سے توقع رکھتی ہے کہ آپ اس سلسلہ میں فوری قدم اٹھا کر اس کی تفصیلات سے مرکز کو بھی مطلع کریں گے ـــ یہ یاد رکھئے۔ اصل خدمت خلق یہی ہے۔ کہ مصیبت کے وقت انسان اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچائے ـــ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اس (خدام الاحمدیہ) کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ وہ اپنے فوائد کو بالکل بھلا دے۔ اور لوگوں کو نفع پہنچانا اپنا منتہی قرار دیدے" (مہتمم خدمت خلق)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷